’’عثمان نجمی گُرمن کے ’ پگلوں کے فارم‘ DELIBOZUKLAR (GIFTLIGI) میں مسئلہ عینیت‘‘

آسمان بیلن اوز جان*

Abstract

In this paper, we are going to look into the identity problem in one of the leading novelists of contemporary, Turkish Literature Osman Necmi Qurmen's novel, Delibozuklar Giftligi, through the concept of the conflict between the Eastern and the Western Cultures.

The protagonists of the novel Selim , Fatin and the narrator go to Paris for Education. After these, three friends come back their country, they mold their lives their conception of world. Particularly, we witness which phases the inner and outer worlds of Salim and Fatin pass.

عثمان نجمی گُرمن ترکی کے جدید دور کے مصنفوں میں سے ایک ہیں۔ وہ ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ اُن کا پہلا ناول L'ECharpe d'Iris فرانس میں GALLIMARD پبلی کیشنز کی طرف سے (۱۹۷۶ء) شائع ہوا تھا۔ اِس ناول کو (۱۹۷۷ء) قوسِ قزح **(EBEMKUSAGI)** کے نام سے پھر حریت پبلشر، اور ۲۰۰۳ء میں پگلوں کے فارم **(DELIBOZUKLAR GIFTLIGI)** کے نام سے Menler پبلی کیشنز نے شائع کیا تھا۔

گُرمن کا دوسرا ناول ’تلوار نیند میں گولی کھاتا ہے **(KILIC UYKUDA VURULUR)** (۱۹۷۸ء) فرانسیسی زبان میں **GALLIMARD** نے چھاپا۔ نجمی گرمن کا آخری ناول ’رانا‘ (RANA) (۲۰۰۶ء) قناعت پبلشر کی طرف سے شائع ہوا۔

اِس تحریر میں گرمن کے ’پگلوں کے فارم‘ نامی ناول میں مسئلہ عینیت کا جائزہ مشرقی اور مغربی تہذیب کی نزاع کے حوالے سے لیا جائے گا۔ ناول کے آغاز ہی سے یہ دونوں تہذیبوں کا رُوبُرو آنا قابلِ غور ہے۔ یہ آمنا سامنا پہلے تو اشخاص پھر اقدار اور آخر میں جماعت کی سطح پر واقع ہو جاتا ہے۔ جماعت کے اندر موجود ’فردی عینیت‘ انہی مرحلوں سے گزر کر وجود میں آتی ہے۔ اِس عینیت کی پہلی خصوصیت اِس کا ایک معین جغرافیے کا زیرِ حکم ہونا ہے۔ گرمن کے

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، انقرہ یونیورسٹی، ترکی۔

ناولوں میں یہی جغرافیائی علاقہ Mediterranean Basin ہے۔ بیان میں مدنیت Mediterranean کے نزاعی اور پیچیدگی ساخت' بنیادی موضوع کو قوت دیتی ہے۔ مدنیت Mediterranean نے آغازِ تاریخ کے دور سے ہی تین برِّ اعظموں میں عینیت انسان کی شکل بنائی ہے:

ایشاءکوچک، شمالی افریقہ، اورمشرقِ وسطیٰ، یورپ۔ باالفاظِ دیگر اِس تہذیب کی بنیاد میں حقیقتاً تضادِمشرق و مغرب کی طرف ایک تمدن اور تہذیب کا انتقال دکھائی دیتا ہے۔لہٰذہ Mediterranean کی دنیا مختلف، علیحدہ اورانوکھے کے امتزاج سے ایک نئی متصادم اور مماثل دنیا کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

۔۔۔۔ جہاں تاریخ اور تحریر کا آغاز اور تہذیب کا جنم ہوا، ابتدائی لوگوں کا مستقر بنا۔ سیاست اور تجارت کے ذریعے تمدن ایک ہی جغرافیے میں قائم ہوا۔ انہی تہذیبوں نے ایک دوسرے کو قائم رکھا، خصوصیاتِ عینیت جو ماضی سے تعلق رکھتی ہے، اُن کو ایک نئی تہذیب میں محفوظ رکھا۔ یہ سب Mediterranean دنیا کی خصوصیت ہے، اور کچھ نہیں۔ یہ بنیادی خصوصیت گُرمن کے ناول میں صاف دکھائی دیتی ہے۔ سب سے پہلے تو ناول کے کردار نزاعی اور امتزاجی عینیت کی نشانیاں رکھتی ہیں۔ جنگِ عظیم دوم کے بعد تحصیلِ علم کے لیے فرانس گئے ہوئے تین رفقاء کی کہانی ناول کا موضوع بنتی ہے۔ سلیم جو بعد میں اپنے باپ کا فارم چلائے گا۔ فاتین جو استقبال میں والی (Governor) بنے گا اور قصہ گو (Narrator) جو آٹھ سال کالج میں پڑھنے کے بعد تحصیلِ طب کا ارادہ رکھ کر فرانس جاتے ہیں۔ اِن میں سے صرف فاتین اپنی تعلیم مکمل کرتا اور ڈاکٹر بن جاتا ہے۔ وطن لوٹنے کے بعد طویل عرصہ ماہرِ نفسیات (Psychiatrist) کی حیثیت سے یونیورسٹی مین پڑھاتا اور کسی شہر کا والی بن جاتا ہے۔ سلیم اپنا زیادہ تر وقت شعر کہنے میں گزارتا ہے۔ اس کو فرانس میں Lea نامی ایک لڑکی ملی، اُسی کے ساتھ وطن واپس آتا ہے۔ مگر اپنی تعلیم مکمل نہیں کر پاتا۔ Narrator بھی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکتا اور بعد میں فاتین کا ڈرائیور بن جاتا ہے۔ فاتین تو اپنی منگیتر کے والد کی مالی امداد سے کالج سے فارغ ہوسکتا ہے۔

''اِس کی زندگی دھڑا کا نمونہ تھی۔ علم النفس، انسان اور انسان کے اصرار کی طرف مائل ہونے کے بعد، پگلوں کو ایک طرف ہٹا کر، اپنے لیے پیشہ مہتم چن لیا تھا۔ اب باری سیاست کی: پارلیمنٹ منتخب ہونا چاہتا تھا۔ پھر وزیرِ مملکت، پھر۔۔۔'' (1) فاتین کے لیے زمان ایک آلہ ہے جس کی وجہ سے پلپین یا ہدف پر پہنچا جاتا ہے۔ لہٰذہ وہ یہ سمجھتا ہے کرنا بے کار لوگوں کا کام نہیں بلکہ یہ سب کچھ پگلپن کی بات ہے۔ ناول کی آخر تک اِس طرح کی بہت ساری فکر' اِس کو متناقض کردار بناتا ہے۔ خارجی دنیا جس کا نمائندہ (فاتین) کرتا ہے، اِس لیے کام کرنا، کامیاب

ہونا، ہدف پر پہنچنا، سارے رکاوٹ اور مشکلوں میں سے باہر نکلنا، یہ ساری کوشش ایک مغربی ذہنیت کی نمائندگی کرتا ہے اور خارجی دنیا کی کامیابی سے اندرونی دنیا میں سنسان کے تضاد واقع کرنے والا ایک ناولی سیرت ہے: ''ڈیل ڈول، گہرا ایک گڑھا! اپنے اندر محسوس کیا ہوا، بلگھا ہوا اور بڑھانے کی کوشش کی ہوئی ایک اندھیر گڑھا! میں نے سمجھا شاید چٹانوں کے درمیان سے شفا دینے والا پانی کا ایک قطرہ مل گیا ہے۔ سنگ تراشی کی چٹانوں کی۔ منبع تک پہنچا اور ایک دو قطروں سے فائدہ اُٹھا سکنے کے لیے۔ مگر پوچھو کہ کیا ہوا؟ خشک ہو گیا، رگر پڑا گڑھا۔ بہتا ہوا پانی تخّیل تھا۔''(2)

فاتین اپنا عشق Leo کے سامنے اعتراف کرتا ہے۔ اسی لیے مغز (سنسان) کو بڑھانے کی چاہت ہوتی ہے۔ جب رد کیا گیا تو اُسے شکست کے طور پر دل میں رکھتا اور خارجی دنیا میں جس طاقت کا مالک ہے اُس کو انتقام لینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ غور کیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ فاتین جو ایک ترتیبِ وجود کا تمثّل تھا، اُس کا اندرونی دنیا بالکل خالی اور اپنی موجودگی کا واقفیت صرف خارجی دنیا کے ذریعے پیدا کرتا ہے۔

فاتین کے خارجی دنیا کی دولت، سلیم کی اندرونی دنیا میں دکھائی دیتی ہے۔ سلیم' اپنے والد کے چھوڑے ہوئے فارم میں اپنی بیوی Leo اور دوستوں کے ساتھ رہتا ہے، فاتین کی طرح یہ نہیں سوچتا کہ فارم کی زمین tourism کے لیے کھول کر روپیہ پیسہ کمائے۔ جیسے اپنے والد کرتا تھا' وہ بھی اپنے دن شعر کہہ کر، نالی بجا کر، دوست اور دیہاتیوں کے ساتھ تفریح میں گزارتا ہے۔ اِس کی دولت مندی فارم یا زمینوں کی وجہ سے نہیں، اپنے اردگرد کے لوگوں پر منحصر ہے۔ اتنے میں فارم کا نام، پگلوں کے فارم رکھا گیا تھا۔ جب فاتین اور سلیم کی دنیا کا موازنہ کیا گیا تو، سلیم کی موجودگی (وجود) زیادہ تر گہرا نظر آتا ہے: ''وہ موج کے کمزور جھڑک میں پلٹ کیا ہوا

ساحل پر ہلے بغیر لیٹے ہوئے تھے۔ Leo کلام بڑبڑانے والا اپنے شوہر کا سُن رہی تھی:

کیسا خوبصورت ہے دل

خودغرض بھی کیسا

نہ اُبھرتا، نہ جھکتا ہے

اپنے ہنر میں نمایاں ہوتا ہے'' (3)

اسی طرح ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ فاتین، Leo کے لیے ایک اندرونی دنیا پیش نہیں کر سکتا۔ حالانکہ سلیم میں یہ یوں ہے: ''ایسا لگتا ہے جیسے اولادِ آدم کی پیدائش (موجودات) میں موجود 'گناہ' کا اعتراف کر سکنا، آرام وسکون دے

رہا ہے۔ آخر دنیا میں وعدہ کیا جانے والی بات جنت کے پاس ہی کرّہ عرض فردوس کا دروازہ کھول رہا تھا، اُس کے لیے'' (4)

سلیم کی ذات میں ، فاتین سے تضاد جو دوسری بات ہے وہ' دونوں کے منتخب کردہ پیشوں کے متعلق ہے۔ فاتین محترِیص ہے اوراپنی شخصی کامیابی کے لیے عوام کو ایک آلہ سمجھتا ہے، اس کا برعکس سلیم اپنی دانائی عوام کے ساتھ Share کرنے کے لیے Imam (ملاّ) بن جاتا ہے۔مگر ایک عام قسم کے Imam سے مختلف ہے۔ وعظوں میں شعراور فلسفہ موضوع بن جاتا ہے۔لہٰذہ ردِعمل بھی سامنے آتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ سچائی خارج سے لیا جانے والا ایک حسنِ سیرت ہے۔لہٰذہ Hallaer Mensur کی بات کرتا ہے۔ دوسری طرف ،مغرب میں علم حاصل کیا ہوا،مغربی اُصولوں پر تربیت پانے والے ہر کربھی سلیم فاتین کی طرح اپنی اندرونی دولت مندی کو غائب نہیں کیا تھا:'' فاتین شہر کو واپس جاتے ہوئے گاڑی میں بڑبڑاتا ہوا جارہا تھا: بندہ تو دیوانہ ہے۔مگر خیال خام نہیں۔ چلتا ہے تو حق بجانب ہے۔

۔۔تم سلیم کی بات کررہے ہو غالباً، میں نے پوچھا۔

۔۔اور کون ہو سکتا ہے؟ یہ قسمت دیکو۔ ایک دیوانے کی بیوی کے لیے!دیوانہ کیا،پورا دیوانہ! پارس(Paris) میں پانچ سال گزارے بھی تو کیا ،کیا اِس نے؟ اس علم کے مرکز میں دو پیسوں کی فائدہ اُٹھا سکا کیا؟ کہاں؟ اپنا احساسِ کمتری مضبوط کیا (جوڑا) بس! دین کا 'D ' سے بےخبر اور خطبہ دیتا ہے۔ وعظ کہنا! یہ ہوسکتا ہے کیا؟ یہ ایک کلینکل واقعہ ہے۔ جماعت سے (سماج) ناراض ہے۔ اپنے آپ کو نا قابلِ فہم سمجھتا ہے۔۔۔'' (5)

بیان میں فاتین کی کہی ہوئی ساری باتیں بعد میں صحیح ثابت ہوگئیں۔ایک Ronic صورت میں فاتین کتنی دفعہ بحرانِ جنوبی کا مبتلا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خارجی دنیا سے لاتعلق رکھتا ہے۔مگر اندرونی دنیا کا مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے بھی ، اپنی کوتاہیوں کا پتہ نہیں رکھتا:'' وہ رات والی جن کے خاندان اور رشتہ داروں کیلیئے ہے آسودگی کی رات بنی تھی۔ تین دن مسلسل سوئے بغیر گزارے فاتین نے ، اپنی بیوی کے اصرار کے نتیجے میں نیند کی دوا کھاتا اور اس کے زیرِ اثر ،تھوڑی دیر کے لیے جگتا اور پھر اڑتالیس گھنٹے کی نیند سوتا جیسے بے ہوشی کی نیند میں تھا۔

دوسرے بحرانِ جنوبی نے اپنی کوتاہیوں کو اور بھی مضبوط کیا:''اس کے پیچھے جانے والا مِساآل کو اُوپر کی منزل میں ٹوٹا ہوا کچھ سامان کے درمیان ہاتھوں میں سر رکھا ہوا فرش پر کروی ہوئی ملا جاتا ہے۔

۔میری جان' کیا۔۔۔

۔دفع ہو جا یہاں سے!

جب دادا کا یادگار ایک گھڑا، شیشہ توڑ کے باغیچہ میں اُڑا تو دوست اور رشتہ داروں نے سوچا کہ اب روپوش ہونے میں سلامت ہوگا۔گھڑے کے بعد فاتین نے ایک ہی فِسٹ سے نعمت خانے کا دروازہ گرا دیا۔پھر پرانی ایک میز پر حملہ کیا۔ایک تیل کا لیمپ، پردہ اور گنبد والا پلنگ ،گر جتے ہوئے اُلٹ گئے۔۔''(6)

اِس کے بعد کچھ عرصہ نظروں سے غائب رہتا ہے، جب لوٹ آیا تو ایک اور بحران میں مبتلا ہوتا ہے۔''مگر میرے محترم اُستاد مجھے معلوم تو ہے کہ میں nevrastenik ہوں۔میرے ساتھ لڑائی کرنا چھوڑ یئے! اپنے اُستاد کو تندرست کرنے میں دُرزی مزا اُٹھانے کی بجائے ،اپنے مریض کا خیال کریں!'' (7)

'مجنوں' کے طور پر مشہور سلیم کی دنیا آسودہ ہے:''کبھی کبھی چراگاہ کے اندھیرے میں سے اُبھرنے والا پُر لطف ایک سُر' لطیفِ ہلال کے اندر نیلا سا آرام کا ایک آنسو بہلاتا ہے' جب کبھی کبھی مہتاب نے بادل کو پھونک مار کر پورنتا نمائش کیا تو ایک جنوں سے ربانی (نورانی) جوش کھانے والے چٹان' کھوکھلا' خوشی کی کرنوں سے بھڑتا رہتا تھا۔''(8)

ہم دیکھتے ہیں کہ بیان میں ناول کے دو بشر (فرد) ایک دوسرے سے متضاد تصورِ عالم کی نمائندگی کرتے ہیں۔بیان کے آخر میں یہ تضادیت کی جگہ نزاع لے گی اور فاتین جو اپنی اندرونی دنیا واقع کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا' دراصل سلیم کے فارم چاہ کر بھی اِدھکار میں لے نہ سکتا۔اسے برباد کرتا ہے۔یعنی سلیم کی آسودہ دنیا کو علامتی طور پر تباہ کرتا ہے۔حقیقتاً خیمہء پاشا، جہاں فاتین رہتا ہے وہ رسمی اور خنکی ایک خارجی دنیا کا نمائندہ کرتا ہے۔اِس دنیا کے سامنے فارم میں پرانا مکان موجود ہے:''اچھا نہیں تھا پرانا مکان، مگر پرانا پن میں ماضی کے قدر عکس ڈالتا تھا۔۔'' (9)

چنانچہ فاتین Lea کا عشق حاصل نہ کر سکا، اِس لیے فارم کے بھی برسر اقتدار کر نہ سکا۔یہاں ایک تہوار کا انتظام کرواتا ہے فاتین۔تہوار کے اثنے میں شیخ مسلم جو فاریہ کے دلچسپ انسانوں میں سے ہے،لوگوں کو سردمند لی پیانو سنائے گا، بہ یک وقت پھر سے ذہنی مریضوں کی بنائی ہوئی تصویروں کی فروخت ہوؤں گی۔پرانا مکان جو ماضی کی نمائندگی کرتی تھی،تہوار کے اثنے میں جلتا ہے۔یہ باب، بیان کے آغاز میں بھی ،آخر میں بھی بیان کیا جاتا ہے۔:''دادا کا یادگار عمارات کا جلنا، ویسے تو۔۔۔راکھ ہو گیا مینا بازار۔۔'' (10) پھر ناول کے آخر میں:''اچانک جھلملایا۔تو تو کی لٹولا نے چکنی کا ٹوپی کندہ کی۔۔۔'' (11)

ناول کے آخر میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فاتین بھی ایک اندرونی دنیا کا مالک ہے۔ آخری باب کا اُنوان ہے ''فاتین کا اعتراف'' (11) دو دنیا کا امتزاج، اس باب میں ایک دوسرے کے اندر اندر موجود (گھسے ہوئے) مختلف تہذیبوں کے عنصروں کو اشارہ کرتا ہے۔ جن کا بحث ہم نے شروع میں ہی کیا تھا۔ ناول تضادوں کے باوجود مشترکہ ایک دنیا خلق کر پانے والے اشخاص کی تصویر کھینچی ہے۔ یہ خصوصیت بالکل Mediterranean تہذیبوں سے تعلق رکھنے والا ایک خصوصیت ہے۔ سلیم اور فاتین کے سوا اور اشخاص بھی اس کا مثال بنتا ہے۔ Stavro جو واضح عقیدہ ماننے کے باوجود نماز پڑھتا ہے۔ توفیق جو ایک مشرقی دانشمند کا نمائندہ کرتا ہے اور فارم کی زندگی میں متحد Mardik جو Armenian، یہ سب مختف عینیت کے لوگ اکٹھے رہ سکے۔ [جیسے سلیم کے فارم میں رہا گیا]۔ اور اُسی جغرافیے کے متعلق ایک فلسفہ اور دانائی پیدا کر سکا۔ لہٰذہ گُرمن کا یہ ناول زمانے کے (آج) مشرق و مغرب کے مسئلہ عینیت پر مروجہ توضیحیں کی ہیں۔

NOTES

(1) "Gurmen, Osman Necmi, Delibozuklar Giftligi, Menler Basin Yayin Ltd Sti, Istanbul, 2003, S.37.

(2) ایضاً ص ۴۶

(3) ایضاً ص ۳۵

(4) ایضاً ص ۳۶

(5) ایضاً ص ۵۶

(6) ایضاً ص ۷۵

(7) ایضاً ص ۹۶

(8) ایضاً ص ۱۱۲

(9) ایضاً ص ۱۷۰

(10) ایضاً ص ۷

(11) ایضاً ص ۱۷۰